ہر سمت چھایا نورِ نبی

21-November-2018

اجتماعِ میلاد کا بیان (1440ھ)

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

سوزنِ گمشدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا سَحَری کے وَقت کچھ سی رہی تھیں کہ اچانک ہاتھ سے سُوئی گِر گئی اور چَراغ (Lamp) بھی بُجھ گیا۔ اتنے میں رَحمتِ عالَم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لے آئے۔ چہرۂ اَنور کی روشنی سے سارا گھر روشن ہو گیا حتّٰی کہ سُوئی مل گئی۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کا چہرہ کتنا روشن ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **وَیْلٌ لِّمَنْ لَّا یَرَانِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ**۔ یعنی اس شخص کے لیے ہَلاکت ہے جو مجھے

قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کی: وہ کون ہے جو آپ کو قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ فرمایا: وہ بَخیل ہے۔ پوچھا: بَخیل کون؟ ارشاد فرمایا: **اَلَّذِیْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذْ سَمِعَ بِاسْمِیْ،** جس نے میرا نام سُنا اور مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا۔ (القول البدیع، الباب الثالث فی التحذیر من ترک الصلاۃ۔۔۔الخ، ص ۳۰۲)

علمائے کرام فرماتے ہیں: ہر مسلمان پر عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض اور ہر مجلس میں جہاں بار بار حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام شریف لیا جائے ایک بار واجب ہے اور ہر بار (جب نام آئے تو درود پڑھنا) مستحب۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۹۷)

سُوزَنِ گُمشُدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے   شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا

(ذوقِ نعت، ص۱۶)

مختصر وضاحت: یعنی ہمارے پیارے آقا، نور والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مسکرانے سے ایسا نُور نکلتا جس کی روشنی میں کھوئی ہوئی سُوئی مل جاتی، گویا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نکلنے والا نور رات کی تاریکی کو دن کے اُجالے میں تبدیل کر دیتا تھا۔

درودِ پاک کے انوار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے معلوم ہوا کہ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سراپا نور تھے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے جسمِ انور سے نور کی کرنیں نکلتی تھیں۔

اللہ رے! تیرے جسمِ منوّر کی تابِشیں   اے جانِ جاں! میں جانِ تجلا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۴)

مختصر وضاحت: یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نورانی جسم میں نور کی بھری ہوئی تجلیات کے کیا کہنے۔ اے میری جان کی جان (یعنی اے میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میں تو آپ کو نور

کی بھی جان کہوں گا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ بڑا بدنصیب ہے وہ شخص جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نامِ نامی سُنے اور درود شریف نہ پڑھے، ایسا شخص بروزِ محشر آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زیارت سے بھی محروم رہے گا اور دنیا و آخرت کی کئی بھلائیوں سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ درودِ پاک پڑھنے سے اللہ پاک کی رحمتیں نصیب ہوتی ہیں، درودِ پاک پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں، درودِ پاک پڑھنے سے درجات بلند ہوتے ہیں، درودِ پاک پڑھنے سے مشکلات حل ہوتی ہیں، درودِ پاک پڑھنے سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں، درودِ پاک پڑھنے سے بندے کا باطن اُجلا ہوتا ہے، درودِ پاک پڑھنے سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے، درودِ پاک پڑھنے سے ظاہر بھی اچھا ہوتا ہے۔ درودِ پاک پڑھنے سے روزی میں برکت ہوتی ہے، درودِ پاک پڑھنے سے مرادیں بر آتی ہیں، درودِ پاک پڑھنے سے مصائب و آلام دُور ہوتے ہیں، درودِ پاک پڑھنے سے حافظہ قوی ہوتا ہے، درودِ پاک پڑھنے سے بھولی ہوئی چیز یاد آجاتی ہے، درودِ پاک پڑھنے سے پُل صراط کی تاریکی دُور ہوتی ہے، درودِ پاک پڑھنے سے اجر و ثواب میں برکت ہوتی ہے، سب سے بڑھ کر یہ کہ درودِ پاک پڑھنے سے کل بروزِ قیامت شفیعِ محشر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت بھی نصیب ہوگی۔ آیئے اسی متعلق دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ نبیِ رَحمت، شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: "**مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَتْ شَفَاعَةٌ لَّهٗ عِنْدِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** جو شخص جُمعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا تو بروزِ قیامت اس کی شفاعت میرے ذِمہ کرم پر ہوگی۔" (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیه علی آلہ، ۲۵۵/۱، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۳۶)

2. حضرت سَیِّدُنا رُوَیفَع بن ثابِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے یہ دُرُود شریف پڑھا: ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ تو اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔“ (معجم کبیر، رویفع بن ثابت الانصاری، ۵/۲۶، حدیث: ۴۴۸۰)

ذاتِ والا پہ بار بار درود بار بار اور بے شمار دُرُود
سر سے پا تک کرور بار سلام اور سراپا پہ بے شمار درود
بے عدد اور بے عدد تسلیم بے شمار اور بے شمار درود
بیٹھتے اٹھتے جاگتے سوتے ہو الٰہی مرا شعار درود
قبر میں خوب کام آتی ہے بیکسوں کی ہے یارِ غار درود

(ذوقِ نعت، ص۸۶-۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

ایک مَدَنی پھول: (۱) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی

---

[1] … معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔☆وقتاً فوقتاً **جشنِ وِلادتِ** سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خوشی میں **"مرحبا یا مصطفےٰ"** کے نعرے لگاؤں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کی مقدس اور نورانی رات میں ہم اپنے نورانی آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے **نور** ہونے سے متعلق بیان سنیں گے، اولاً ایک **ایمان افروز واقعہ** سنیں گے جس سے معلوم ہو گا کہ ہمارے نوروالے آقا، **مکی مدنی مُصطفےٰ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کس طرح نور کی خیرات بانٹتے ہیں۔ اس کے ساتھ قرآنی آیات اور مختلف تفاسیر سے نورانیتِ مصطفےٰ سے متعلق مدنی پھول بھی بیان کئے جائیں گے، آقا کریم، رؤف ورحیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ اقدس سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جو نور کی کرنیں پھُوٹتی دیکھیں، اس کے بھی چند **ایمان افروز واقعات** سنیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سنیں گے کہ آج کی رات جب مکے مدینے کے سردار، دوعالم کے مالک ومختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیامیں جلوہ گری ہوئی تھی تو دنیا میں کیسے کیسے واقعات پیش آئے تھے۔ اللہ کرے کہ ہم دِلجمعی کے ساتھ اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربیع الاول وہ مبارک اور عظمت والا مہینا ہے جس کا عاشقانِ

رسول گویا سارا سال انتظار کرتے ہیں۔ اس مہینے کے آتے ہی دنیا بھر کے مسلمان اپنے محبوب آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا **یومِ ولادت** بڑی شان وشوکت اور نہایت عزّت و احترام سے مناتے ہیں، رَبیعُ الاوّل کا چاند نظر آتے ہی غلامانِ مصطفٰے، عاشقانِ میلاد خوشی سے جھوم اُٹھتے ہیں، گویا ہر طرف بہار کا سماں ہوتا ہے، باغِ اُلفت لہلہانے لگتا ہے، دلوں کی کلیاں کِھلنے لگتی ہیں اور خوش نصیبوں کے لبوں پر نعتوں کے گجرے اور دُرود وسلام کی ڈالیاں سج جاتی ہیں، عاشقانِ رسول اپنے گھر، گلیاں، مکان، دکانیں اور بازار سجاتے ہیں اور **اجتماعِ میلاد و محافلِ دُرود** سے آنے والی صَلِّ عَلٰی کی صدائیں کانوں میں رس گھولتی ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ ماہِ ربیع الاول میں وہ نوروالے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے، جن کے نور سے یہ کائنات روشن ہے، جن کے نور سے زمین و آسمان روشن ہیں، جن کے نور سے سورج اور چاند منور ہوئے، جن کے نور سے تاروں اور کہکشاؤں میں روشنی ہے، جن کے نور سے ظلمتیں ختم ہوئیں، جن کے نور سے جہالت کے اندھیرے چھٹ گئے، جن کے نور سے گمراہوں کو راہِ ہدایت ملی اور وہ بھٹکے ہوئے لوگ اس نورِ مجسم، شفیعِ معظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نور کی خیرات پا کر چاند تارے بن کر خود نُور کی روشنیاں بانٹنے لگے۔ وہ نوروالے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بارہ(12) ربیعُ الاول کو اس کائناتِ رنگ و بُو میں جلوہ فرما ہوئے۔

اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر بارہ(12) ربیعُ الاول کی مُقدّس نورانی رات نصیب فرمائی۔ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں تاجدارِ حرم، شہنشاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، نورِ مجسم، رحمتِ عالم، نبیِ محتشم، شاہِ بنی آدم، سراپا جود و کرم، دافعِ رنج و الم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دنیا میں تشریف آوری ہوئی۔ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جو تمام راتوں کی سردار ہے، **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں مکانِ آمنہ سے ایسا نور چمکا جس سے مشرق و مغرب روشن (Bright) ہو

گئے، **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں اللہ پاک کے حکم سے فِرشتوں کے سردار جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مشرق و مغرب اور خانۂ کعبہ پر جھنڈے نصب کئے۔ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری پر ایران کے بادشاہ کسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا اور اس کے محل میں دراڑیں پڑ گئیں، **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں ایران کا ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ خود بخود بُجھ گیا۔ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں اللہ پاک کے حکم سے آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے۔ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں نور والے آقا، مکے مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور کی خیرات بانٹنے اور جہان کو اپنے نور سے جگمگانے کیلئے اس کائنات میں تشریف فرما ہوئے۔ آیئے! بیان سے قبل، عاشقِ ماہِ میلاد و عاشقِ ماہِ رِسالت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس نورانی رات کا اِستقبال کرتے ہیں۔ ہوسکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش و جذبے، محبت و عقیدت کے ساتھ مرحبا یا مصطفیٰ کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد ... مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا

سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا

مُختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نورِ مصطفےٰ سب سے پہلے

حافظ الحدیث حضرت امام ابو بکر عبد الرّزّاق رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے اپنی کتاب ”المُصَنَّف“ میں حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن عبداللہ انصاری رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا سے روایت کی، وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ (صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)! میرے ماں باپ حُضور (صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) پر قربان! مجھے بتائیے کہ سب سے پہلے اللہ پاک نے کیا چیز بنائی؟“ فرمایا: ”اے جابِر! بے شک بِالیقین، اللہ پاک نے **تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی** صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم **کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔**“ (فتاویٰ رضویہ، ۶۵۸/۳۰، الجزءُ المفقود مِن الجزء الاوّل مِنَ المُصَنَّف لِعبدالرّزّاق، ص ۶۳، حدیث: ۱۸ از سیاہ فام غلام)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”**حکایتیں اور نصیحتیں**“ کے صفحہ 468 پر ہے: حضرت سیدنا کَعْبُ الْاَحبار رَضِیَ اللهُ عَنْه سے مروی ہے: جب اللہ پاک نے موجودات کو پیدا فرمانے کا ارادہ کیا اور زمین کو بچھایا اور آسمانوں کو بلند فرمایا تو اپنے فیض ذات سے مٹھی بھر لے کر اس سے ارشاد فرمایا: اے نور! محمد (صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) بن جا۔ اس نور نے ایک نوری ستون کی صورت اختیار کرلی اور اس قدر روشن ہوا کہ عظمت کے پردے تک جا پہنچا اور ربِّ کائنات کو سجدہ کیا اور کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یعنی سب خوبیاں اللہ پاک کے لیے ہیں۔ تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: میں نے تجھے اسی لئے پیدا فرمایا اور تیرا نام محمد (صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) رکھا ہے، تجھی سے اپنی مخلوق کی ابتدا کروں گا اور تجھی پر اپنی رسالت کا سلسلہ ختم کروں گا۔ پھر اللہ پاک نے اس نور کے چار حصے کر کے ایک حصے سے لوحِ محفوظ اور دوسرے سے قلم کو پیدا فرمایا پھر قلم سے ارشاد فرمایا: لکھ! تو قلم پر ایک ہزار سال تک ہیبتِ الٰہی سے لرزہ طاری رہا۔ اس کے بعد قلم نے عرض کی: اے میرے ربّ! کیا لکھوں؟ ارشاد

فرمایا: لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھ۔ پس قلم نے لکھا اور مخلوق کے متعلق علمِ الٰہی پر رسائی پالی۔ پھر اس نے یہ باتیں لکھیں:(۱)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُشت مبارک میں موجود اولاد کی تعداد۔(۲)۔۔۔ جو اطاعتِ الٰہی بجالائے گا اللہ پاک اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جو اس کی نافرمانی کرے گا اُسے دوزخ میں ڈال دے گا۔ اسی طرح(۳)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اُمّتوں کے متعلق بھی لکھا، یہاں تک کہ جب حضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے متعلق لکھا کہ جس نے اللہ پاک کی اطاعت کی وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے اللہ پاک کی نافرمانی کی، قلم یہ جملہ "وہ اُسے جہنم میں ڈال دے گا" ابھی لکھنا ہی چاہتا تھا کہ اللہ پاک کی طرف سے نِدا آئی: اے قلم! ذرا ادب سے۔ تو وہ ہیبت وجلالِ الٰہی سے شق ہو گیا، پھر دستِ قدرت سے تراشا گیا۔ تب سے قلم میں یہ بات جاری ہو گئی کہ تراشے بغیر نہیں لکھتا۔ پھر اللہ پاک نے قلم سے ارشاد فرمایا: اس اُمّت کے متعلق لکھ: یہ اُمّت گنہگار ہے اور رب کریم غفّار (یعنی بہت بخشنے والا) ہے۔ پھر اللہ پاک نے تیسرے حصے سے عرش کو پیدا کیا۔ پھر چوتھے حصے کے مزید چار حصے کر کے پہلے حصے سے عقل، دوسرے سے معرفت، تیسرے سے سورج، چاند اور آنکھوں کا نور اور دِن کی روشنی پیدا فرمائی اور یہ سب حقیقتاً نبیِّ مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے انوار ہیں۔ پس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام کائنات کی اصل ہیں۔ اس کے بعد اللہ پاک نے نور کی اس چوتھی قسم کے چوتھے حصے کو بطورِ امانت عرش کے نیچے رکھ دیا۔ پھر جب اللہ پاک نے حضرت سیِّدُنا آدم صفی اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیدا فرمایا تو وہ نور ان کی پُشت مبارک میں رکھا۔ پھر وہ مبارک نور ہمیشہ طیّب وطاہر اور برتر وبالا لوگوں میں منتقل ہوتا رہا۔

یہاں تک کہ پاک وصاف اور معظم ومکرم حالت میں حضرت سیّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ تک پہنچا۔

پھر جب اللہ پاک نے نورِ محمدی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رفیعُ الشان صُلبوں سے بلند رُتبہ سیِّدہ آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے بطنِ اَطہر کی طرف منتقل فرمایا تو اس منتقلی کے ساتھ ہی بڑی بڑی نشانیاں ظاہر ہونے لگیں۔ ساری مخلوق ایک دوسرے کو بشارتیں دینے لگی، زمین وآسمان میں اعلان کر دیا گیا: اے عرش! وقار وسنجیدگی کا نقاب اوڑھ لے۔ اے کُرسی! فخر کی زِرہ پہن لے۔ اے سِدرۃُ المنتہیٰ! خوشی سے جھوم جا۔ اے ہیبت اور رعب ودبدبہ کے انوار! تم بھی خوب روشن ہو جاؤ۔ اے جنّت! خوب آراستہ پیراستہ ہو جا۔ اے محلات کی حُورو! تم بھی بلندی سے دیکھو۔ اے رضوان (باغبانِ جنت)! جنت کے دروازے کھول دے اور حُور وغِلماں کو سامانِ زینت سے آراستہ پیراستہ کرکے کائنات کو خوشبوؤں سے معطّر کر دے۔ اے مالک (داروغۂ جہنم)! جہنم کے دروازے بند کر دے۔ کیونکہ آج کی رات میری قدرت کے خزانوں میں چھپا ہوا نور اور راز عبد اللہ سے جدا ہو کر آمنہ کے بطن میں منتقل ہونے والا ہے اور جس گھڑی یہ نور منتقل ہو گا، اُسی لمحے میں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مکمل صورت دے دوں گا اور یہ لوگوں کے سامنے انسانِ کامل ظاہر ہو گا۔ منقول ہے کہ نورِ محمدی کی منتقلی کی رات ہر گھر اور مکان میں نور داخل ہو گیا اور ہر چوپایہ محوِ کلام ہو گیا۔ حضرت سیِّدَتُنا آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ارشاد فرماتی ہیں: ”جب تک آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے شکم میں تشریف فرما رہے، میں نے کبھی درد والم، بوجھ یا پیٹ میں مروڑ محسوس نہ کیا۔ کامل نو (9) ماہ بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت ہو گئی۔“ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۴۶۸ تا ۴۷۳ ملتقطاً)

حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا خود فرماتی ہیں: جب سرکارِ نامدار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کائنات میں تشریف لائے تو ایک نُور برآمد ہوا، جس سے ہر شے روشن ہو گئی، یہاں تک کہ نُور کے

سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔(الخصائص الکبری، باب ماظہر فی لیلۃ مولدہ من المعجزات والخصائص، ۱/۷۸)

حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مزید فرماتی ہیں: حضورِ انور، مالکِ کوثر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے وقت میں نے ایک نُور دیکھا، جس سے شام کے محلاّت روشن ہو گئے اور میں نے ان محلاّت کو دیکھا۔(الخصائص الکبری، باب ماظہر فی لیلۃ مولدہ من المعجزات والخصائص، ۱/۷۹)

آمنہ تجھ کو مُبارَک شاہ کا مِیلاد ہو ... تیرا آنگن نُور، تیرا گھر کا گھر سَب نُور ہے
آمدِ سرکار سے ظُلمت ہوئی کافور ہے ... کیا زمیں کیا آسمان ہر سَمت چھایا نُور ہے
ہو رہی ہیں چار جانب بارشیں اَنوار کی ... دَشت و کُہسار و چمن ہر شے پہ چھایا نور ہے
عِیدِ مِیلادُ النبی ہے دِل بڑا مَسرُور ہے ... ہر طرف ہے شادمانی رنج و غم کافور ہے
اس طرف جو نور ہے تو اس طرف بھی نور ... ذرّہ ذرّہ سب جہاں کا نُور سے مَعمُور ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۸۴،۴۸۳)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کچھ شک نہیں تمام انسان حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد ہیں اور جنابِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو مٹی سے پیدا کیا گیا یوں وہ خود اور ان کی تمام اولاد خاکی ہے، ہمارے آقا،

مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اس کائنات میں بشر بن کر تشریف لائے۔ مگر آپ کی حقیقت نور ہے۔ حکیم الامت، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بشر بھی ہیں اور نور بھی یعنی نورانی بشر ہیں۔ ظاہری جسم شریف بشر ہے اور حقیقت نور ہے۔ (رسالۂ نور مع رسائل نعیمیہ، ص۳۹) آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی بشریت کا انکار ہر گز ہر گز نہیں کیا سکتا۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَشَرِیَّت کا مُطْلَقاً (بالکل) انکار کفر ہے۔ (فتاوی رضویہ ج۱۴ص۳۵۸)

قرآنِ پاک میں بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو نور فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ کریم پارہ 6 سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 15 میں ارشاد فرماتا ہے:

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نورانیت سے متعلق آیتِ کریمہ

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ (پ۶، المآئدہ:۱۵)

تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

تفسیر "خزائن العرفان" میں ہے: (اس آیت میں) سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم (کے وسیلے) سے تاریکیٔ کفر دُور ہوئی اور راہِ حق واضح ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، پارہ ۶، المائدۃ: ۱۵، ص ۲۱۳) اس آیتِ کریمہ کے تحت امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، امام ابو محمد حسین بغوی، امام فخر الدین رازی، امام ناصر الدین عبد اللہ بن عمر بیضاوی، علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، علامہ ابو الحسن علی بن محمد خازن، امام جلال الدین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سمیت کثیر مفسرین نے فرمایا کہ آیتِ طیبہ میں موجود لفظ "نور" سے مراد نبی پاک، فخر موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات ہے۔(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دسمبر ۲۰۱۷، ص۸)

جبکہ پارہ22، سورۃ الاحزاب آیت 45اور 46 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ(۴۵) وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا(۴۶) (پ۲۲، الاحزاب:۴۵-۴۶)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب

حکیم الامت، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قرآن شریف نے سورج کو بھی دوسری جگہ سراجِ منیر فرمایا ہے کیونکہ وہ چمکتا بھی ہے اور چمکاتا بھی ہے۔ یہی سورج چاند تاروں کو نور بناتا ہے، کیونکہ یہ سب سورج سے ہی نور پاتے ہیں اور جگمگاتے ہیں۔ اسی طرح حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی سراجِ منیر فرمایا کہ حضور خود بھی چمک رہے ہیں اور صحابۂ کرام اور اولیاء اللہ کو نور بنا رہے ہیں کہ وہ سب حضور ہی سے جگمگا رہے ہیں۔(رسالۂ نور مع رسائلِ نعیمیہ، ص۱۲)

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے | مِرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
تُو زندہ ہے وَاللہ تُو زندہ ہے وَاللہ | مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

مختصر وضاحت: پہلے شعر کا مطلب ہے کہ جہاں میں جو بھی چمک رہا ہے، اے نوری چمک والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ آپ کے نور کے صدقے میں ہی چمک رہا ہے، تو میرے نورانی آقا !میرا دل جو گناہوں کی وجہ سے سیاہ ہوچکا ہے، اس پر بھی نظرِ منور ڈال کر چمک عطا فرما دیجئے۔ دوسرے شعر کا مطلب ہے کہ اے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم !اللہ کی قسم !آپ زندہ ہیں، اللہ

کی قسم! آپ زندہ ہیں، آپ نے صرف میری ظاہری آنکھوں سے پردہ کیا ہے، ورنہ زمانہ آج بھی آپ کے نور سے شاد و آباد ہے۔

جبکہ صدر الافاضل حضرت علامہ مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیت (یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ) کے تحت جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:☆نبیِ اکرم، شفیعِ معظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نورِ نبوت نے ہزاروں سورجوں (Suns) سے زیادہ روشنی پہنچائی ہے۔ ☆کفر اور شرک کے اندھیروں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے نورِ حقیقت سے دُور کیا۔ ☆معرفت اور توحیدِ الٰہی تک پہنچنے کی راہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے نورِ حقیقت سے روشن کر دیں۔ ☆گمراہی کی تاریک وادی میں بھٹکنے والوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے انوارِ ہدایت سے راہ یاب فرمایا۔ ☆لوگوں کی آنکھوں کو، دلوں کو اور روحوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے نورِ نبوت سے منور کیا۔ ☆حقیقت یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا وجود مبارک ایسا آفتابِ عالم تاب ہے جس نے ہزارہا آفتاب بنا دیئے۔ (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک وجود جہان کو روشن کرتا ایسا سورج ہے جس نے ہزاروں آفتاب روشن کئے۔)

(تفسیر خزائن العرفان، پارہ ۲۲، الاحزاب: ۴۵-۴۶، ص ۷۸۴ بتغیر)

امامِ اہلسنت، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بڑا پیارا محبت بھرا تخیّل پیش کرتے ہیں:

بارھویں کے چاند کا مُجرا ہے سجدہ نور کا ... بارہ بُرجوں سے جھکا ایک اِک ستارہ نور کا
تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا ... بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا
تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا ... سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
پڑتی ہے نوری بھرن اُمڈا ہے دریا نور کا ... سر جھکا اے کشتِ کفر آتا ہے اہلا نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۲تا۲۴۵)

سرکار کی آمد ... مرحبا سردار کی آمد ... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد ... مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد ... مرحبا پیارے کی آمد ... مرحبا اچھے کی آمد ... مرحبا

سچے کی آمد ... مرحبا سوہنے کی آمد ... مرحبا موہنے کی آمد ... مرحبا

مُختار کی آمد ... مرحبا پرنور کی آمد ... مرحبا سراپا نور کی آمد ... مرحبا

مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی اور بھی کئی ایسی آیاتِ مبارکہ ہیں جن میں نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نُور کہہ کر خطاب فرمایا گیا ہے، آیئے! محبتِ رسول میں مزید اضافے کی نیت سے ایسی کچھ اور آیات بھی سُنتے ہیں:

چنانچہ، پارہ 18 سورۂ نور آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے

(پ۱۸، النور:۳۵)

تفسیرِ کبیر میں امام رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت میں مَثَلُ نُوْرِہٖ سے مراد حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں (تفسیر کبیر، ۸/۳۴)

اسی طرح پارہ 30 سورۂ فجر آیت نمبر 1 اور 2 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَیَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔

(پ۳۰،الفجر:۲،۱)

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں ہے کہ **وَ الْفَجْرِ** سے مراد نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ ہیں، اس لئے کہ نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ **ایمان کا مطلع ہیں، یعنی ایمان کا اُجالا دنیا بھر میں آپ** عَلَیْہِ السَّلَام **سے ظاہر ہوا۔**(شفاء شریف،۱/۳۴)

اسی طرح پارہ 30 سورۂ طارق، آیت نمبر 1 تا 3 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾ ترجمۂ کنزالایمان: آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے۔ خوب چمکتا تارا۔

(پ۳۰،الطارق:۳،۲،۱)

اس آیتِ مبارکہ میں **النَّجْمُ الثَّاقِب** سے مراد نورِ مجسم سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی ذات ہے۔(شفاء شریف،۱/۳۷)

اسی طرح پارہ 30 سورۂ وَ الضُّحٰی آیت نمبر 1 اور 2 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے۔

(پ۳۰،الضُّحٰی:۲،۱)

مفسرینِ کرام فرماتے ہیں: چاشت سے جمالِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کے نور کی طرف اشارہ ہے اور رات سے آپ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کے گیسوئے عنبریں کی طرف اشارہ ہے۔**(روح البیان، الضّحی، تحت الآیۃ:۲، ۱۰/۴۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نور کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نور کے معنٰی ہیں: روشنی، چمک دمک اور اجالا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس سے روشنی اور اجالا نمودار ہو اسے بھی نور کہہ دیا جاتا ہے۔ جیسے سورج کو نور کہتے ہیں اس لیے کہ اس سے نور نکلتا ہے۔ اسی طرح چراغ، لالٹین (Lantern) وغیرہ کو بھی نور کہہ دیا جاتا ہے۔ (رسالۂ نور مع رسائل نعیمیہ، ص ۴ بتغیر)

نور کی دو قسمیں ہیں: (1) نُورِ حِسّی (2) نورِ عقلی

نورِ حسّی اس نُور کو کہتے ہیں جو آنکھوں سے نظر آئے۔ جیسے دھوپ، چراغ اور بجلی وغیرہ کی روشنی۔ **نورِ عقلی** اس نُور کو کہتے ہیں جو آنکھوں سے محسوس تو نہ کیا جاسکے مگر عقل کہے کہ یہ نور ہے۔ اسی معنٰی میں **اسلام کو، ہدایت کو اور علم کو نور** کہا جاتا ہے۔ (رسالۂ نور مع رسائل نعیمیہ، ص ۴ بتغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، مکے مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانیت ایسی ہے جو عقلاً بھی ثابت ہے اور کئی صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نورانیت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ بھی کیا ہے۔ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور ہونے سے متعلق عقلی دلائل دیتے ہوئے حکیم الامت، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ☆حضورِ پر نور، شافعِ یومُ النّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اقدس کا سایہ نہ ہونا بھی آپ کے نور ہونے کی علامت ہے۔ ☆آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اطہر سے ایسی خوشبو کا ظاہر ہونا کہ کُوچے اور گلیاں مہک جائیں یہ بھی نورانیت ہی کے باعث ہے۔ ☆معراج شریف میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسم شریف کا آگ اور زَمْہَرِیْر سے گزر جانا اور کچھ اثر نہ ہونا یہ بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی

نورانیت کے باعث ہے، ☆اسی طرح آسمانوں کی سیر فرمانا، جہاں ہوا نہیں وہاں بھی آپ کا زندہ رہنا، یہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور ہیں۔ ☆اسی طرح شرحِ صدر کے وقت سِینۂ مبارک سے دل نکال کر فرشتوں کا اسے دھونا اور حضور کا زندہ رہنا یہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام نور ہیں۔ (رسالۂ نور مع رسائلِ نعیمیہ، ص۹، ۱۰ بتغیر) مولانا حسن رضا خان صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

ترا ظہور ہوا چشمِ نور کی رونق ترا ہی نور ہے بزمِ ظہور کی رونق
زبانِ حال سے کہتے ہیں نقشِ پا ان کے ہَمیں ہیں چہرۂ غلمان و حور کی رونق
حضور! تیرہ و تاریک ہے یہ پتھر دِل تجلیوں سے ہوئی کوہِ طور کی رونق
تمہارے نور سے روشن ہوئے زمین و فلک یہی جمال ہے نزدیک و دور کی رونق

(ذوقِ نعت، ص۱۰۹، ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نور روشنی کو کہتے ہیں، چمک دمک کو کہتے ہیں، اجالے کو کہتے ہیں، ہم دیکھتے ہیں کہ چاند بھی روشن ہے اور سورج بھی روشن ہے۔ لیکن ان دونوں کی روشنی میں فرق ہے، چاند خود سے روشن نہیں ہے بلکہ سورج کی روشنی سے روشن ہے۔ جبکہ سورج نہ صرف خود سے روشن ہے بلکہ وہ اپنا نور بھی دوسروں کو بانٹ رہا ہے، چاند، تارے اور بڑی بڑی کہکشائیں اور ان گنت سیارے اور ستارے یہ سب کے سب سورج کے نور سے روشن ہیں۔

بِلا تشبیہ ہمارے نور نور آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی نورانیت کے سورج ہیں، نورِ حقیقی ہو یا نورِ عقلی و معنوی ہو، مدینے کے تاجدار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دونوں کے مرکز اور مرجع ہیں۔ کئی صحابۂ کرام اور صحابیات عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نور کا مشاہدہ

کیا اور روایتوں میں بیان بھی فرمایا۔ آیئے اسی بارے میں تین روایات سنتے ہیں:

ہوا ہر طرف اُجالہ جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مسکرائے

(1) حضرت ہند بن ابی ہالہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے رخسار نرم و نازک اور ہموار تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا منہ فراخ، دانت کشادہ اور روشن تھے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم گفتگو فرماتے تو آپ کے دونوں اگلے دانتوں کے درمیان سے ایک نور نکلتا تھا اور جب کبھی اندھیرے میں آپ مسکرا (Smile) دیتے تو دندانِ مبارک کی چمک سے روشنی ہو جاتی تھی۔(الشمائل المحمدیۃ، باب ماجاء فی خلق رسول اللّٰہ، الحدیث:۷،۱۴، ص ۲۱، ۲۲ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کے جیسا کوئی آیا ہی نہیں

(2) حضرت سَیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاندنی رات میں سُرخ (دھاری دار) حُلّہ پہنے ہوئے دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کو دیکھتا، تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصُورت نظر آتا تھا۔(ترمذي، کتاب الأدب، باب ماجاء فی الرخصة فی لبس۔۔۔الخ، ۳۷۰/۴، حدیث: ۲۸۲۰)

مشہور مُفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس حدیثِ پاک کی شرح میں جو کچھ لکھا ہے اس میں سے چند مدنی پھول سنتے ہیں: ☆ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی نگاہیں حقیقت بین نگاہیں تھیں، (یعنی حقیقت دیکھنے والی تھیں)۔ ☆ کئی وجوہات کی بنا پر نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ چاند سے بھی زیادہ حسین ہے۔ ☆ چاند صرف رات میں چمکتا ہے چہرۂ مصطفٰے دن رات چمکتا ہے۔ ☆

چاند صرف تین رات (آب و تاب سے) چمکتا ہے چہرۂ مصطفٰے ہمیشہ ہر دن اور ہر رات چمکتا ہے۔☆چاند جسموں پر چمکتا ہے چہرۂ مصطفٰے جسموں کے ساتھ دلوں پر بھی چمکتا ہے۔☆چاند صرف ابدان (جسموں) کو نور دیتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفٰے ایمان کو نور دیتا ہے۔☆چاند گھٹتا ہے پھر بڑھتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفٰے گھٹنے سے محفوظ ہے۔☆چاند کو گرہن لگتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفٰے کبھی نہ گہے۔☆چاند سے عالَمِ اَجسام کا نظام قائم ہے، جبکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عالَمِ ایمان کا نظام قائم ہے۔(مراٰۃ المناجیح، باب اسماء النبی۔۔۔الخ، الفصل الثانی،۸/۶۰)

آسماں کے چاند میں تو پھیکا پھیکا نور ہے	آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے
صبحِ میلادُ النَّبی ہے کیا سُہانا نور ہے	آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے
آنکھ والو آؤ دیکھو ماہِ طیبہ کی ضیا	آسماں کے چاند میں تو پھیکا پھیکا نور ہے
تُو نہ ہوتا تو نہ ہوتا دو جہاں کا انتظام	تُو زمیں کا نور ہے تُو آسماں کا نور ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چہرہ ایسے جیسے سورج چمک رہا ہو

(3) ایک مرتبہ حضرت عمّار بن یاسر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پوتے حضرت ابو عبیدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت ربیعہ بنتِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے عرض کیا کہ آپ مجھے حضور پُر نُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن و جمال کے بارے میں کچھ بتائیں۔انہوں نے کہا:"یَا بُنَیَّ لَوْ رَأَیْتَہٗ رَأَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً" اے بیٹے اگر تُو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ اقدس دیکھتا تو تجھے ایسا لگتا جیسے سورج چمک رہا ہو۔(دارمی، باب فی حسن النبی، ۱/۴۴)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبایا مصطفٰی مرحبایا مصطفٰی مرحبایا مصطفٰی مرحبایا مصطفٰی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک کام "مُدَرَسَۃُ المدینہ بالِغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت بڑھانے، ان کے نور کی خیرات پانے کیلئے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ (Attached) ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مُدَرَسَۃُ المدینہ بالِغان" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆"مُدَرَسَۃُ المدینہ بالِغان" کی بَرَکت سے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے، ☆مُدَرَسَۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆مُدَرَسَۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیَسّر آتی ہے، ☆مُدَرَسَۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆مُدَرَسَۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆مُدَرَسَۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے، ☆مُدَرَسَۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے اچھے اَخلاق اپنانے کا موقع مِلتا ہے، ☆مُدَرَسَۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملتا آتا ہے۔ لہٰذا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے اور اس کی خوب خوب بر کتیں حاصل

کیجئے۔ آیئے! مدرَستُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

بد نگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈِرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بد نگاہی کرنے کے عادِی تھے، نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہن نہ تھا۔ کسی اسلامی بھائی نے اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اُنہیں مَدرَستُ المدینہ (بالِغان) میں شرکت کی دعوت دی، اُنھوں نے مَدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت کا معمول بَن گیا اور وہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرِید ہو کر نمازی اور مسجد میں دَرس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بد نگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے گھر والوں پر بھی اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اُنہیں بھی نمازی بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶ تا ۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ٹیلی تھون کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 104 سے زائد

شعبہ جات کے ذریعے دِین و سنّت کا پیغام عام کر رہی ہے، ان شعبہ جات میں **جامعۃ المدینہ** اور **مدرسۃ المدینہ** بھی شامل ہیں، جہاں قرآن پاک اور علمِ دین کی تعلیم فی سبیل اللہ دی جاتی ہے۔ دنیا بھر میں **3000** (تین ہزار) سے زائد **مدارس المدینہ** میں **144000** (ایک لاکھ چوالیس ہزار) سے زائد مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں قرآنی تعلیم سے خود کو آراستہ کر رہے ہیں، جبکہ اب تک **300000** (تین لاکھ) سے زائد مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں حفظ و ناظرہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ جبکہ دنیا بھر میں **606 جامعات المدینہ** میں **50000** (پچاس ہزار) سے زائد **طلبہ و طالبات** دِینی تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں، صرف ان دو شعبہ جات کے اخراجات **کروڑوں روپے** سالانہ ہیں۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **2 دسمبر 2018** ء، 23 ربیع الاول **1440** ھ بروز اتوار دن 02:00 تا رات 02:00 ٹیلی تھون کی ترکیب ہو گی۔ فی یونٹ 10 ہزار کا ہو گا، ملک و بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارس المدینہ** اور **جامعات المدینہ** کے جملہ اخراجات کے لیے اپنے صدقات سے تعاون فرمائیں۔

پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ غیب نشان ہے: "آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم و دِینار سے ہو گا۔" (المعجم الکبیر، ۲۷۹/۲۰، حدیث: ۶۶۰، ملخصاً) آج کے دور کے جو تقاضے ہیں وہ کسی سے ڈھکے چُھپے نہیں ہیں۔ اس لیے دِین کے کاموں میں تعاون کیلئے اپنے صدقات، عطیات اور خیرات وغیرہ سے تعاون فرمائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دیا ہوا صدقہ دنیا و آخرت میں کثیر فائدے کا باعث بنے گا۔

اِمامِ اہلسنّت، مجدّدِ دِین و ملّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ

152 پر صدقہ کے فضائل پر احادیثِ طیبّہ سے حاصل شدہ جو فائدے ذکر کیے ہیں، ان میں یہ بھی ہیں:☆اللہ پاک کے حکم سے (صدقہ دینے والے) بُری موت سے بچیں گے، ستّر دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔☆ان (یعنی صدقہ دینے والوں) کی عُمریں زیادہ ہوں گی۔☆(صدقہ دینے والوں کے پاس) رزق کی وسعت، مال کی کثرت ہو گی،☆(اور صدقہ دینے والے) صدقہ دینے کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔☆(صدقہ دینے والے) خیر و برکت پائیں گے۔☆(صدقہ دینے والوں سے) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، ☆(صدقہ دینے والوں سے) بُری قضا ٹلے گی،☆(صدقہ دینے والوں سے) ستر (70) دروازے برائی کے بند ہوں گے، ☆(صدقہ دینے والوں سے) ستر (70) قِسم کی بلا دُور ہو گی۔☆(صدقہ دینے والوں کے ساتھ) مددِ الٰہی شامل ہو گی۔☆رحمتِ الٰہی ان (یعنی صدقہ دینے والوں) کے لیے واجب ہو گی۔☆ملائکہ اُن (یعنی صدقہ دینے والوں) پر درود بھیجیں گے۔

ان کے علاوہ اور بھی کثیر دِینی و دنیوی فوائد ہیں جو صدقہ دینے سے حاصل ہوتے ہیں۔ لہٰذا ضرور بالضرور آپ خود بھی ٹیلی تھون مہم میں تعاون کیجئے، اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے اس میں یونٹ جمع کروائیے۔ زیادہ نہ ہو تو گھر کے ہر فرد کی طرف سے کم از کم ایک یونٹ تو ضرور جمع کروائیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ یونٹ جمع کرنے کا اپنا کوئی ہدف بنا کر ابھی سے اس کے لیے رابطے شروع کر دیجئے۔ اللہ پاک آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم آقا کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نورانیت سے

متعلق سن رہے تھے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سراپا نور تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ کے جسمِ اقدس سے نور کی کرنیں نکلتے ہوئے دیکھتے، اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس چیز کو چاہتے اسے بھی نور بانٹنے والا بنا دیتے تھے۔ آیئے نور نور آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور بانٹنے کے ایسے 5 واقعات سنتے ہیں:

روشنی بخش چہرہ

(1) حضرتِ سَیِّدُنا اُسید بن اَبی اناس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار میرے چہرے اور سینے پر اپنا دستِ پُر انوار پھیر دیا۔ اس کی بَرَکت یہ ظاہِر ہوئی کہ میں جب بھی کسی اندھیرے (Dark) گھر میں داخِل ہوتا، وہ گھر روشن ہو جاتا تھا۔ (الخَصائِصُ الکُبریٰ، ۲/ ۱۴۲ و تاریخ دمشق، ۲۰/ ۲۱)

چھڑی روشن ہو گئی

(2) حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ دو صحابی حضرت اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اندھیری رات میں بہت دیر تک حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بات کرتے رہے، جب یہ دونوں بارگاہ رسالت سے اپنے گھروں کے لیے روانہ ہوئے تو ایک کی چھڑی (Stick) خود بخود روشن ہو گئی اور وہ دونوں اسی چھڑی کی روشنی میں چلتے ہے جب کچھ دور چل کر دونوں کے گھروں کا راستہ الگ الگ ہو گیا تو دوسرے کی چھڑی بھی روشن ہو گئی اور دونوں اپنی اپنی چھڑیوں کی روشنی کے سہارے سخت اندھیری رات میں اپنے اپنے گھروں تک پہنچ گئے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب الکرامات، الحدیث: ۵۹۴۴، ج ۲، ص ۳۹۹)

درخت کی شاخ روشن ہو گئی

(3) حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت قتادہ بن نعمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی۔ رات سخت اندھیری تھی اور آسمان پر گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ بوقت روانگی نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دست مبارک سے انہیں درخت کی ایک شاخ عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم بلا خوف و خطر اپنے گھر جاؤ! یہ شاخ تمہارے ہاتھ میں ایسی روشن ہو جائے گی کہ دس آدمی تمہارے آگے اور دس آدمی تمہارے پیچھے اس کی روشنی میں چل سکیں اور جب تم گھر پہنچو گے تو ایک کالی چیز کو دیکھو گے اس کو مار کر گھر سے نکال دینا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جوں ہی حضرت قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کاشانۂ نبوت سے نکلے وہ شاخ روشن ہو گئی اور وہ اسی کی روشنی میں چل کر اپنے گھر پہنچ گئے اور دیکھا کہ وہاں ایک کالی چیز موجود ہے آپ نے فرمان نبوت کے مطابق اس کو مار کر گھر سے باہر نکال دیا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث: ۱۱۶۲۴، ج ۴، ص ۱۳۱)

دستِ مبارک کی برکت

(4) حضرت عائذ بن سعید جسری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ میرے چہرے پر اپنا مبارک ہاتھ پھیر دیجئے اور دُعائے برکت فرمایئے۔ حضورِ انور، رسولوں کے افسر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا ہی کیا (یعنی اُن کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور دُعائے برکت فرمائی) اُس وقت سے حضرت عائذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا چہرہ ترو تازہ اور نورانی رہا کرتا تھا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، عائذ بن سعید، ۳/۴۹۳، رقم ۴۴۶۲) (سیرتِ رسولِ عربی صفحہ ۲۶۵)

چہرہ چمکتا تھا

(5) حضرت ابو سِنان عبدی صباحی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے چہرے پر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ مبارک پھیرا ان کی عمر 90 سال ہوگئی مگر ان کا چہرہ بجلی کی طرح چمکتا تھا۔(الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ابوسنان العبدی ثم الصباحی، ۷/۱۶۴، رقم ۱۰۰۶۶)

میں گدا تُو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا نور دن دُونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا
جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا نُور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

(حدائق بخشش، ص:۲۴۵)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپانور کی آمد... مرحبا
مرحبایامصطفٰی مرحبایامصطفٰی مرحبایامصطفٰی مرحبایامصطفٰی

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جو سراپا نور آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کے چہرے پر دستِ پُر انوار بکھیر دیں تو وہ روشنی دینے لگ جائے، جو سراپا نور آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چھڑیوں اور شاخ پر توجہ فرمادیں تو وہ برقی قمقمے کی مانند روشن ہو جائیں تو ایسے نورانی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی نورانیت کا کیا عالم ہو گا۔ ان واقعات سے یہ بھی معلوم ہوا! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات بظاہر بشریت تھی مگر

حقیقت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سر تا پا نور ہی نور تھے۔

روشن کر قبر بیکسوں کی اے شمعِ جمالِ مصطفائی
اندھیر ہے بے ترے مِرا گھر اے شمعِ جمالِ مصطفائی
آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا اے شمعِ جمالِ مصطفائی
تاریک ہے رات غمزدوں کی اے شمعِ جمالِ مصطفائی
پُر نور ہے تجھ سے بزمِ عالم اے شمعِ جمالِ مصطفائی

(حدائقِ بخشش، ص۳۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

برکاتِ نبوت کا ظہور

چنانچہ منقول ہے کہ ولادت سے کچھ دن پہلے اصحابِ فیل کے ہلاک ہونے کا واقعہ پیش آنا، فارس میں غیر مسلموں کی ایک ہزار سال سے جلائی ہوئی آگ کا ایک لمحہ میں بجھ جانا، کسریٰ کے محل کا زلزلہ اور اس کے چودہ(14) کنگروں کا گر جانا، "ہَمدان" اور "قُم" نامی شہروں کے درمیان چھ میل لمبے چھ میل چوڑے "بُحَیْرۂ ساوہ" نامی دریا کا یکایک بالکل خشک(Dry) ہو جانا، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والدہ کے بدن سے ایک ایسے نور کا نکلنا جس سے "بصریٰ" کے محل روشن ہو گئے۔ یہ سب واقعات اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں جو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے ہی عالمِ کائنات کو خوشخبری دینے لگے۔ (المواھب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، ولادتہ...الخ، ۱/۱۶۷، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۱)

مبارک ہو حبیبِ ربِّ اکبر آنے والا ہے مبارک! انبیا کا آج افسر آنے والا ہے

اندھیروں میں بھٹکتے پھرنے والوں کو مبارک ہو تمہیں حق سے ملانے آج رہبر آنیوالا ہے
اگر نہ آج جھومو گے تو کب جھومو گے دیوانو! مچل جاؤ تمہارا آج یاور آنے والا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۴۶تا۴۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارے نُوری آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے **مثل** و بے **مثال** ہیں۔ جس کا اندازہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ اقدس ایسی پاکیزہ، مقدس اور پر نُور ہوئی کہ جس کی کوئی مثال نہ کبھی پیش کی گئی ہے اور نہ کبھی پیش کی جاسکے گی۔

اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب، **کُل اُمّت کے طبیب** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسا بے **مثل** و بے مثال بنایا ہے کہ آپ کی مبارک زندگی کا ہر پہلو بھی بے **مثل** و بے مثال ہے، حتّٰی کہ آپ کی **ولادتِ باسعادت** بھی ایسی ہے کہ نہ کسی کی ایسی ولادت ہوئی ہے نہ ہو گی۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی تو گویا ہر طرف نُور کی برسات ہونے لگی اور گویا ساری کائنات جگمگا اُٹھی اور ہر طرف **نور نور** ہو گیا۔ آیئے اس طرح کے چند واقعات سنتے ہیں:

زمانہ روشن ہو گیا

حضرت عثمان بن ابی العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے بتایا کہ میں اُس رات حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس تھی، جس رات رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی۔ میں گھر میں ہر طرف روشنی اور نُور پاتی اور محسوس کرتی جیسے ستارے قریب سے قریب

تر ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے ایسا لگا یہ ستارے میرے اُوپر ٹُوٹ پڑیں گے۔ پھر جب سرکارِ نامدار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کائنات میں تشریف لائے تو ایک نُور برآمد ہوا جس سے ہر شے روشن ہوگئی، یہاں تک کہ نُور کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔(الخصائص الکبری، باب ما ظھر فی لیلۃ مولدہ من المعجزات و الخصائص، ۱/۷۸)

گود میں عالمِ شباب حالِ شباب کچھ نہ پوچھ
گُلبنِ باغِ نور کی اور ہی کچھ اُٹھان ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نُورِ مصطفےٰ اور چراغ کی روشنی

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے وقت میں حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی خدمت میں حاضر تھی، میں نے دیکھا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا نُور، چراغ کے نور کو مات کر رہا ہے، اس رات میں نے چند علامات دیکھیں ۔☆جب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا ہوئے تو فوراً سجدہ کیا۔☆جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدے سے سر اُٹھایا تو بزبانِ فصیح فرمایا: ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللہِ “۔☆پورے گھر کو میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کے نُور سے روشن اور منور پایا۔☆میں نے چاہا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہلاؤں لیکن ہاتفِ غیبی نے آواز دی کہ اے صفیہ !اپنے آپ کو زحمت مت دے کیونکہ ہم نے اپنے محبوب کو پاک و صاف پیدا کیا۔☆ حُضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ختنہ کیے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے ہیں۔(شواھد النبوۃ، رکن الثانی، ص۳۳ ملخصًا)

مَیل سے کس درجہ سُتھرا ہے وہ پُتلا نور کا ہے گلے میں آج تک کورا ہی کُرتا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا فرماتے ہیں: جس رات حضورِ انور، مکے مدینے کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا نورِ نبوت حضرت عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی پُشتِ اقدس سے حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کے مبارک شکم میں منتقل ہوا تو رُوئے زمین کے تمام چوپایوں، خصوصاً قریش کے جانوروں کو اللہ کریم نے گویائی عطا فرمائی اور انہوں نے بزبانِ فصیح یہ اعلان کیا: آج اللہ کریم کا وہ مُقَدَّس رسول ماں کے پیٹ میں جلوہ گر ہو گیا جس کے سر پر تمام دنیا کی امامت کا تاج (The crown) ہے، جو سارے عالم کو روشن کرنے والا چراغ ہے۔ مشرق کے جانوروں نے مغرب کے جانوروں کو بشارت دی، اسی طرح سمندروں اور دریاؤں کے جانوروں نے ایک دوسرے کو یہ خوشخبری سُنائی کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت کا وقت قریب آ گیا۔ (المواهب اللدنية، المقصد الاول، آيات حمله، ۱/۶۲)

مبارک ہو حبیبِ ربِ اکبر آنے والا ہے مبارک! انبیا کا آج افسر آنے والا ہے
مبارک بدنصیبوں کو مبارک ہو غریبوں کو جہاں میں بے بسوں کا سایہ گُستر آنے والا ہے
مبارک غم کے مارو! غم غلط ہو جائیں گے سارے حبیبِ حق مداوا غم کا لے کر آنے والا ہے
جہاں میں ظلمتوں کا چاک ہو گا آج سے سینہ خدا کے فضل سے ماہِ منور آنے والا ہے
خبر ہے ابرِ رحمت آج کیوں دنیا پہ چھائے ہیں جہاں میں رحمتوں کا آج پیکر آنے والا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۴۶تا۴۴۸)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا

سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا

مُختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا

مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعات سے معلوم ہوا! حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت سے پہلے بہت سے انوکھے واقعات کا ظہور ہوا۔ ساری کائنات میں خوشیوں کی لہریں دوڑ گئیں، گویا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کی برکت سے ہر سمت نور چھا گیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وقتاً فوقتاً نور کی جھلکیاں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وجودِ اقدس میں ملاحظہ کیا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی صحابی سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُلیہ مبارک بیان کرتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانیت کو کبھی چاند سے تشبیہ دیتا تو کبھی سورج کی مثل ٹھہراتا۔ کوئی کہتا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا رخِ انور یوں لگتا جیسے سورج طلوع ہو رہا ہو اور کوئی کہتا یوں لگتا جیسے چودھویں کا چاند تاریک رات میں اپنی ضیائیں بانٹ رہا ہو۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

رُخ دن ہے یا مہرِ سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زُلف یا مُشکِ خُتا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سروِ جانفزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۰)

مختصر وضاحت: ❀میں اپنے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رخِ انور کو دن کہوں یا آسمان

کا سورج کہوں۔ دونوں نہیں کہہ سکتا کہ سورج کو بھی روشنی محبوبِ خدا عَلَیْہِ السَّلَام کے رُخِ زیبا سے ملی اور دن کا اُجالا بھی آقا عَلَیْہِ السَّلَام کے حُسن کا جلوہ ہے، لہٰذا نہ دن آپ کے چہرے جیسا ہو سکتا ہے نہ سورج اور سرکار عَلَیْہِ السَّلَام کی زلفوں کو رات کہا جائے یا خالص کستوری کہا جائے۔ دونوں نہیں کہہ سکتا کہ ان دونوں کا حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی زلفوں سے کوئی موازنہ نہیں ہو سکتا۔❁ بلبل نے حضور عَلَیْہِ السَّلَام کو پھول سے تشبیہ دی اور فاختہ نے خوبصورت درخت سے جب کہ عقل حیرانی کے عالم میں بولی کہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان دونوں سے ہی تشبیہ دینا غلط ہے۔❁ سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوا اور سارے جہاں کو روشن کر دیا اور چاند اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ چمکا اور ساری دنیا کو نور کا ٹکڑا بنا دیا لیکن جب آقا عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرے سے پردہ اٹھا تو نہ چاند کی چمک رہی نہ سورج کی دمک دونوں نے شرمندہ ہو کر منہ چھپا لیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے چند روایات سنتے ہیں، جن میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسم کے **نورانی اوصاف** کا ذکر کیا ہے۔

1. چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں، میری والدہ اور میری خالہ نے نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بیعت کی، جب ہم واپس لوٹے تو مجھ سے میری والدہ اور خالہ نے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! ہم نے حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مثل حسین چہرے والا اور صاف کپڑوں والا اور نرم کلام والا نہ دیکھا اور ہم نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے منہ مبارک سے نور نکلتا تھا (خصائص الکبری، ۱/۱۰۷)
2. کعب بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جب خوش ہوتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کا چہرہ ایسا چمکتا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے، ہم اس چمک سے حضور کی خوشی معلوم کرتے تھے۔ (خصائص الکبری، ۱/ ۱۲۳)

3. اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ آپ کسی بات پر بہت خوش تھے تو آپ کے چہرۂ انور کے خطوط بجلی کی طرح چمکتے تھے۔ (بخاری، ۲/ ۴۸۸ حدیث: ۳۵۵۵)

4. حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبیِ کریم، جنابِ صادق و امین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ نہیں تھا، جب بھی سورج کے سامنے ٹھہرتے تو آپ کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب رہتی۔ (سبل الہدی والرشاد ۲/ ۴۰)

اللہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں ‎ ‎ اے جانِ جاں! میں جانِ تجلّٰی کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۴)

مختصر وضاحت: یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نورانی جسم میں نور کی بھری ہوئی تجلیات کے کیا کہنے۔ اے میری جان کی جان (یعنی اے میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں تو آپ کو نور کی بھی جان کہوں گا۔

سرکار کی آمد... مرحبا ‎ ‎ سردار کی آمد... مرحبا ‎ ‎ آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا ‎ ‎ پیارے کی آمد... مرحبا ‎ ‎ اچھے کی آمد... مرحبا

سچے کی آمد... مرحبا ‎ ‎ سوہنے کی آمد... مرحبا ‎ ‎ موہنے کی آمد... مرحبا

مختار کی آمد... مرحبا ‎ ‎ پرنور کی آمد... مرحبا ‎ ‎ سراپا نور کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

”جوتے پہننے کی“ سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”101 مَدَنی پُھول“ سے ”جوتے پہننے کی سنّتیں و آداب“ سُنتے ہیں۔ چنانچہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ☆جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے)(مُسلِم، ص ۱۱۶۱، حدیث: ۲۰۹۶) ☆جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے، ☆پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر الٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہئے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری، ۶۵/۴، حدیث: ۵۸۵۵) نزھۃُ القاری میں ہے: مسجد میں داخِل ہوتے وقت حکم یہ ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے الٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وقت اس حدیث پر عمل دشوار ہے۔ ☆اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر

[1] ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو جایئے اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نزہۃ القاری، ۵/۵۳۰) ☆مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے، ☆کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے انھوں نے فرمایا: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد، ۴/۸۴، حدیث: ۴۰۹۹) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہئے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہو تا ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے ممانعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ) ☆جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں، ☆(تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا۔ "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور، حصہ ۵، ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار سُنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد